ASIAN HUMAN RIGHTS COMMISSION LTD.

19 Floor, Go-Up Commercial Building, 998 Canton Road
Kowloon, Hong Kong . Tel: +(852) 2698-6339 . Fax: +(852) 2698-6367
E-mail: ahrchk@ahrchk.org . Web: www.ahrchk.net

ایشین ہیومن رائٹس کمیشن کی جانب سے جاری کردہ بیان

پاکستان کی وکلاء برادری نے حکومت کی جانب سے مذاکرات کی پیشکش کو مسترد کر دیا ہے جبکہ مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ چیف جسٹس افتخار محمد چوہدری کے خلاف ریفرنس واپس لیا جائے اور ایک قومی حکومت تشکیل دے کر تین ماہ کے اندر عام انتخابات کرائے جائیں۔ وکلاء کے کنونشن میں جو صوبہ سرحد کے دارالحکومت پشاور میں ہوا صدر پرویز مشرف سے کہا گیا کہ وہ اقتدار چھوڑ دیں اور یہ بھی مطالبہ کیا گیا کہ ان کے خلاف آئین کے آرٹیکل 6 کے تحت غداری کا مقدمہ چلایا جائے۔ وکلاء کنونشن نے تمام سیاسی جماعتوں سے اپیل کی کہ وہ اپنے اجتماعات کا انعقاد بند کریں اور حکومت کو ہٹانے کیلئے وکلاء کی جدوجہد میں شامل ہو جائیں۔ وکلاء نے یہ مطالبہ بھی کیا کہ تمام لاپتہ افراد کو جنہیں فوجی اور انٹیلی جنس ایجنسیوں نے اغوا کیا ہے فوری طور پر رہا کیا جائے اور ان افراد کے اغوا کے ذمے داروں کے خلاف باقاعدہ فوجداری مقدمات درج کیے جائیں۔

ایشین ہیومین رائٹس کمیشن وکلاء برادری کے مطالبات کی بھرپور حمایت کرتا ہے اور ملک کی تمام شہری وسیاسی تنظیموں پر زور دیتا ہے کہ وہ جابرانہ فوجی حکومت کے خلاف جس نے ملک میں ہر ادارے کو تباہ کر کے رکھ دیا ہے ایک سماجی تحریک میں شامل ہو جائیں، ایسے وقت جب پاکستان میں فوجی حکومت کے ساڑھے سات سال ہو چکے ہیں عوام کو چاہیئے کہ وہ اپنے عدالتی نظام کا کنٹرول دوبارہ سنبھال لیں اور مطلق العنان حکومت کو اس بات کی اجازت نہ دیں کہ وہ انصاف کھڑکی سے باہر پھینک دے۔

صحافیوں کو باقاعدہ طور پر تشدد کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ پولیس فورس نے وزیر اطلاعات کی موجودگی میں ایک ٹیلیویژن اسٹیشن پر حملہ کر کے توڑ پھوڑ مچائی اور وزیر اطلاعات اس حملے کو روک نہ سکے، پولیس نے وزیر کے ساتھ ایسا سلوک کیا جیسے ان کی کوئی اہمیت ہی نہ ہو مزید یہ کہ پولیس نے ایک درجن سے زائد صحافیوں کو تشدد کا نشانہ بنایا، ان میں سے کئی اپنے کیمروں سے ہاتھ دھو بیٹھے، تقریباً 35 صحافیوں کو اس احتجاج کے دوران اور بعد میں گرفتار کیا گیا جس میں وکلا، سیاسی کارکن، سول

سوسائٹی گروپ اور سیاسی جماعتیں شامل تھیں حتیٰ کہ صدر پاکستان کو جیو ٹیلیویژن نیٹ ورک سے جس پر دارالحکومت اسلام آباد میں پولیس نے حملہ کیا تھا معافی مانگنی پڑی۔

پاکستانی ریگولیٹری اتھارٹی (پیمرا) نے ایک ٹیلیویژن پروگرام کو بند کر دیا کیونکہ اس میں چیف جسٹس کو ہٹانے کے معاملے پر بات کی گئی تھی اس کے ساتھ ہی اسی ٹیلیویژن نے ایک ایسا پروگرام دوبارہ پیش کیا جس میں ایک وفاقی وزیر نے وائس آف امریکہ سے براہ راست ٹیلی کاسٹ ہونے والے مباحثے میں ایک مشہور انگریزی اخبار کے ایڈیٹر کے خاندان کے خلاف گندی زبان استعمال کی تھی۔ اس اخبار نے چیف جسٹس کو ہٹائے جانے کے بعد پیدا ہونے والے بحران کے بارے میں شائع کی گئی ایک خبر کی سرخی لگائی تھی ''وزیر قانون کے اندر ایک بڑا ہاتھ'' وفاقی وزیر نے وائس آف امریکہ کے پروگرام میں کھلم کھلا انتہائی قطعیت کے ساتھ کہا کہ وہ اس شخص کے خاندان کے اندر ایک لمبا ہاتھ ڈال دیں گے جس نے ''وزیر قانون کے اندر ایک بڑا ہاتھ'' کہا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وزراء نے میڈیا کو خاموش کرانے کا عزم کر رکھا ہے۔ 9 مارچ کو جب صدر پاکستان نے جو فوجی وردی میں ملبوس ہیں چیف جسٹس کو ہٹایا تھا وزیر قانون نے اس کارروائی کو درست اور حق بجانب قرار دیتے ہوئے کہا تھا کہ صدر کا یہ اقدام مکمل طور آئینی ہے تاہم 16 مارچ کو انہوں نے 360 ڈگری کا موڑ لے کر اعلان کیا کہ صدر پاکستان نے چیف جسٹس کو جبری چھٹی پر بھیجا ہے۔ یہ سوال اب بھی جواب طلب ہے کہ آیا چیف جسٹس کا کردار اب بھی موثر ہے یا نہیں۔

صدر پاکستان عدلیہ کے ڈٹ جانے کے پس پشت ایک سازش دیکھتے ہیں، ایک ایسی سازش جو ان کی حکومت کے خلاف ہے انہیں اس بات سے کوئی غرض نہیں کہ وکلاء برادری کے خلاف بے رحمانہ طاقت کا استعمال کیا جا رہا ہے۔ صدر جنرل پرویز مشرف کو محض اس بات کی فکر ہے کہ عدلیہ کے خلاف ان کی کارروائی پر وکلاء کیوں تنقید کر رہے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ہر اقدام جو وہ کرتے ہیں ملک کے عظیم تر مفاد میں ہوتا ہے اور کسی کو ان پر نکتہ چینی نہیں کرنی چاہئے کیونکہ وہ چیف آف آرمی اسٹاف ہیں، وہ ملک کے محافظ ہیں اور محافظ کی ہر صورتحال میں تابعداری کی جانی چاہئے۔

اسی اثنا میں جب حکومت پاکستان نے یہ محسوس کیا کہ وہ اپنے عوام پر کنٹرول مکمل طور سے کھوتی جارہی ہے اس نے چیف جسٹس کے خلاف کارروائی میں تاخیر کیلئے سپریم جوڈیشل کونسل پر دباؤ ڈالنا شروع کیا تاکہ وکلاء برادری تھک جائے اور قانون کی حکمرانی کی بحالی کیلئے ان کی تحریک دم توڑ دے۔ حکومت چیف جسٹس کو ملک کے مختلف علاقوں میں منعقد ہونے والے وکلاء کے کنونشن سے خطاب کی اجازت بھی نہیں دے رہی ہے۔ ایک سرکاری ترجمان نے 22 مارچ کو سپریم کورٹ سے بات کرتے ہوئے چیف جسٹس افتخار محمد چوہدری کو دھمکی دیتے ہوئے کہا کہ وہ ملک میں مختلف بار ایسوسی ایشنوں سے خطاب کرکے اپنے خلاف ریفرنس کو سیاسی مسئلہ نہ بنائیں۔ عارف چوہدری نامی ترجمان نے کہا کہ ''یہ بات خود ان کے مفاد میں ہوگی کہ اس قسم کے حساس مسئلے کو سیاسی رنگ نہ دیا جائے''۔

ایشین ہیومین رائٹس کمیشن ایک درجن سے زائد جج صاحبان اور سرکاری افسران قانون کے مستعفی ہونے اور جنرل مشرف کی حکومت کے ساتھ کام کرنے سے انکار کے حوصلہ مندانہ اقدام کی تعریف کرتا اور انہیں قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

اس حقیقت کی روشنی میں کہ اس عدالتی بحران سے نمٹنے کے سلسلے میں غلط طریقے استعمال کیئے گئے اور حکومت وکلاء، صحافیوں، سیاستدانوں اور انسانی حقوق کے کارکنوں کے خلاف مسلسل بے رحمانہ طاقت استعمال کر رہی ہے حکمرانوں کا اخلاقی فریضہ ہے کہ وہ اقتدار سے دستبردار ہو جائیں اور اختیارات عوام کو سونپ دیں۔ اس لئے ایشین ہیومن رائٹس کمیشن جنرل پرویز مشرف پر زور دیتا ہے کہ وہ اقتدار چھوڑ دیں، اختیارات چیئرمین سینیٹ کے حوالے کر دیں تاکہ وہ اختیارات سنبھالنے کی تاریخ سے 90 دن کے اندر آزادانہ اور منصفانہ انتخابات کرا سکیں

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ایشین ہیومن رائٹس کمیشن ایک علاقائی غیر سرکاری ادارہ ہے جو ایشیا میں انسانی حقوق کے مسائل پر نظر رکھتا اور رائے عامہ بیدار کرنے کی کوشش میں مصروف ہے۔ کمیشن جس کا صدر دفتر ہانگ کانگ میں واقع ہے 1984ء میں قائم ہوا تھا۔